Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم پنجشنبہ

۹ صفر المظفر ۱۳۷۲ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۱ ہش | ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"درود شریف اس طور پر پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطۂ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فردِ بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔"

(اخبار بدر جلد ۳ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ٹانگ میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سر آغا خاں اپنے حالاتِ زندگی قلم بند کریں گے

پیرس ۲۹ اکتوبر۔ سر آغا خاں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے حالات خود قلم بند کریں گے جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔

عراق کی سیاسی جماعتوں کی طرف سے برطانوی عراقی معاہدے کی تنسیخ کا مطالبہ

عراقی پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ آئندہ دو ماہ میں نئے انتخابات کئے جائیں گے۔ بعض سیاسی پارٹیوں کی طرف سے بائیکاٹ کی دھمکی

بغداد ۲۹ اکتوبر۔ عراق کی پانچ بڑی سیاسی پارٹیوں میں سے چار نے مطالبہ کیا ہے کہ برطانوی اور عراقی معاہدہ جس کی میعاد ۱۹۵۷ء میں ختم ہونی ہے فوری طور پر منسوخ قرار دے دیا جائے۔ ان پارٹیوں نے ملک میں سیاسی اور اقتصادی اصلاحات نافذ کرنے پر بھی زور دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جلد سے جلد اسی قسم کی زرعی اصلاحات نافذ کی جائیں جو جنرل نجیب نے مصر میں نافذ کی ہیں۔ نیز ملک کی سیاسی زندگی کو بددیانت عناصر سے پاک کیا جائے اور آئین میں ترمیم کر کے شاہ کے وہ اختیارات محدود کر دیئے جائیں جو انہیں کابینہ اور سینیٹ پر حاصل ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ آئندہ سینیٹ براہِ راست انتخابات کے ذریعہ منتخب ہوا کرے۔ دو پارٹیوں یعنی نیشنلسٹ اور انڈی پنڈنٹ نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ انتخابات کا بائیکاٹ کر دیں گی۔ پارلیمنٹ پہلے ہی ٹوٹ چکی ہے اور نئے انتخابات آئندہ دو ماہ میں ہونے قرار پائے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کو طے کرانے کیلئے نیویارک میں غیر رسمی بات چیت ہو رہی ہے

نیویارک ۲۹ اکتوبر۔ ان دنوں نیویارک میں مسئلہ کشمیر کو طے کرانے کیلئے وسیع پیمانہ پر غیر رسمی بات چیت ہو رہی ہے۔ سلامتی کونسل کا جو اجلاس آج ہونے والا تھا وہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لینے کے لئے بعض ممبروں نے ابھی پوری تیاری نہیں کی تھی۔ آئندہ اجلاس کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔

(۴) اور اقوام متحدہ کی کوششوں سے حل نہ ہو سکا تو پھر پاکستان کو مجبوراً کوئی اور طریقہ تلاش کرنا پڑے گا۔

خواجہ شہاب الدین نے قبائلیوں کو یقین دلایا کہ حکومت پاکستان اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ کرا کے رہے گی۔

کشمیر کی صورتِ حال پر قبائلی سرداروں کا اضطراب

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ آج جنوبی وزیرستان میں محسود اور احمد زئی قبائل کے سرداروں نے وانا کے مقام پر گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسئلہ کشمیر کو خاطر خواہ طریق پر جلد طے کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا قبائلی کشمیر سے اس وقت واپس آئے تھے جب اقوام متحدہ نے صاف طور پر یقین دلا دیا تھا کہ اس مسئلہ کو پُر امن طریق سے بہت جلد حل کر دیا جائے گا۔ لیکن تین سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے اور ابھی تک اس کے حل کی کوئی صورت نہیں نکلی ہے حالانکہ ہندوستان نے اس عرصہ میں مقبوضہ کشمیر میں اپنی طاقت بڑھا کر وہاں خوب پاؤں جما لئے ہیں۔ گورنر سرحد نے صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے انہیں وزیر اعظم پاکستان کی حالیہ تقریر کی طرف متوجہ کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہ مسئلہ باہم گفت و شنید (م)

عبد الرحمٰن المہدی کے ساتھ معاہدہ کی وضاحت

قاہرہ میں جنرل نجیب کا اعلان

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے کہ سوڈان میں حکومت خود اختیاری قائم ہونے تک عبوری دور میں جن اصولوں پر عمل کیا جائیگا انہیں سب پارٹیوں نے منظور کر لیا ہے۔ اس ضمن میں حکومت مصر اور سوڈان کی ان سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے درمیان جو سوڈان کی آزادی کی حامی ہیں۔ آج شام ایک معاہدہ پر دستخط ہو رہے ہیں۔

جدہ سے حاجیوں کی واپسی

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز "سفینہ عرب" ۱۲۰۰ حاجی لے کر جمعہ کو جدہ سے کراچی پہنچ رہا ہے ان میں پچاس حاجی افغانستان کے ہیں۔ ایک اور جہاز "محمدی" پندرہ سو حاجی لے کر کراچی پہنچے گا۔

ریل کے حادثہ میں زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد پہنچائی گئی تھی

جھٹ پٹ کے قریب حادثہ ریل کی تحقیقاتی رپورٹ شائع کر دی گئی

کوئٹہ ۲۹ اکتوبر۔ "جھٹ پٹ" ریلوے اسٹیشن کے قریب کوئٹہ میل کو جو حادثہ پیش آیا تھا اس کی تحقیقاتی رپورٹ آج شائع کر دی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حادثے کے معاً بعد طبی امداد فوری طور پر بہم پہنچائی گئی تھی۔ نیز سامان کی حفاظت کے علاوہ دیگر انتظامات بھی خاطر خواہ طریق پر کئے گئے تھے۔ ان مسافر خانوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کے متعلق اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہیں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وہ ملبہ میں اس طرح پھنس گئی تھیں کہ انہیں گھبراہٹ میں تیزی سے باہر نکالنا ان کے لئے مہلک ثابت ہوتا۔ اس لئے پہلے ڈبے کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر علیحدہ کئے گئے۔ اور پھر انہیں محفوظ طریق سے باہر نکال کر فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ نکالنے کے دوران میں انہیں کوئی مزید زخم نہیں آیا۔

لکھنؤ کے ٹیسٹ میچ میں پاکستانی ٹیم کو جو نمایاں کامیابی ہوئی وہ اس کی ہر طرح مستحق تھی

پاکستانی کھلاڑیوں کو ہندوستانی ٹیم کے کیپٹن مسٹر امرناتھ کا خراجِ تحسین

ناگپور ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کیپٹن مسٹر امرناتھ نے ناگپور میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ لکھنؤ کے ٹیسٹ میچ میں ہندوستانی ٹیم کے مقابلہ میں پاکستانی ٹیم کو جو کامیابی ہوئی ہے اس کی وہ ہر طرح مستحق تھی۔ انہوں نے کہا۔ ہندوستانی ٹیم کی شکست کی اس کے سوا اور کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتا کہ پاکستانی کھلاڑی نہایت اچھا کھیلے۔ ان کی فتح حق بجانب تھی۔

پاکستانی بولروں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا فضل محمود ایک نہایت ہوشیار اور چابکدست بولر ہیں۔ ان کے علاوہ میں محمود حسین کی تیز بولنگ سے بھی متاثر ہوا ہوں۔ لکھنؤ ٹیسٹ میچ میں فضل محمود نے ۱۲ کھلاڑی آؤٹ کئے تھے جو صرف ۹۲ رن بنا سکے تھے۔

ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کو کمک پہنچ گئی

ہنوئی ۲۹ اکتوبر۔ ہنوئی سے اسی میل مغرب میں دریائے اسود کے ساتھ ساتھ جو فرانسیسی فوجیں مورچے لگائے پڑی ہیں انہیں تازہ کمک پہنچ گئی ہے۔ ویٹ منہ کی کمیونسٹ فوجیں دریا کے شمالی کنارے پر ہیں۔ گو ان کے ہراول دستوں نے بعض مقامات پر دریا عبور کر لیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اخبار ''زمیندار'' مذہب سے مس تک نہیں رکھتا وہ محض روپہلی مصلحتوں کی بنا پر نام نہاد مسلم کنونشن کا ساتھ دے رہا ہے

اس اخبار کا مالک وہ شخص ہے جسکی گمراہی و بے دینی پر خود اس کنونشن کے صدر اپنے ہاتھ سے مہر ثبت کر چکے ہیں

کنونشن کی توجہ صرف چند ہوٹوں نے سیر و سیاحت کرنے اور جذباتی تقریریں کرنے تک محدود ہے

مرکزی انجمن احزاب الاحناف کے رسالہ کی تصریحات

''الفضل'' کے ایک گزشتہ پرچہ میں ''مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور'' کے رسالہ ''رضوان'' میں سے ایک مضمون ''احراری شیعہ ہو گئے'' درج کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں اسی مضمون کا ایک اور حصہ درج کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ رسالہ ''رضوان'' جناب سید احمد صاحب مفتی انجمن حزب الاحناف کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ جو نام نہاد ''آل مسلم پارٹیز کنونشن'' کے صدر مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب کے بھائی ہیں۔

رسالہ رضوان ۷؍۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ''آل مسلم پارٹیز کنونشن کے متعلق ضروری تصریحات'' کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

''آج ہم نہایت قلبی و روحانی کوفت کے ساتھ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہیں کہ آل مسلم پارٹیز جس مقصد کو لے کر اٹھی تھی۔ وہ تو کھٹائی میں پڑتا جا رہا ہے۔ اور پارٹی کی جد و جہد صرف چند ہوٹوں نے سیر و سیاحت کرنے اور چند سیاسی قسم کے جلسے اور جذباتی تقاریر پر رہ گئی ہے۔''

''اس کے علاوہ ایک بڑی مصیبت یہ بھی ہے۔ کہ اس کنونشن میں ایسے افراد کو بھی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ اور ان کو قائد اور مجاہد بنا دیا گیا ہے۔ جنہیں مذہب سے مس تو کیا مذہب سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ اور یہ لوگ محض اپنے اخبار کی اشاعت اور سنہری روپہلی مصلحتوں کی بنا پر کنونشن کا ساتھ دے رہے ہیں۔ میری مراد زمیندار کے ظفر علی اور اختر علی خاں سے ہے۔

...... بتایئے ایسے افراد جو مذہب سے مس تک نہیں رکھتے۔ ان پر یہ کنونشی علماء فخر کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ ان کو اپنا قائد مان رہے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ ظفر علی خان صاحب کیا محدث و مفسر مفتی و فقیہہ ہیں۔ جن کی قیادت پر آپ فخر کر رہے ہیں....... پھر لطف یہ ہے۔ کہ صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کا ظفر علی خان کے کفر پر چھپا ہوا فتوےٰ بھی موجود ہے۔ کیا ہم صدر صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ اس فتوے پر تمادی عارض ہو گئی؟ اگر نہیں تو کیا ایک ایسے شخص کی قیادت پر آپ جیسے عالم و فاضل اور مسجد وزیر خاں کے خطیب اعظم فخر کر سکتے ہیں۔ جو صرف اخبار کا ایڈیٹر یا شاعر ہے۔ اور جس کی گمراہی و بے دینی پر آپ کے دست حق پرست مہر بھی ثبت کر چکے ہیں؟ پھر ایک تماشہ ملاحظہ کیجئے کہ ادھر تو احراری مولوی معہ صدر جمعیۃ العلماء کے زمیندار کی قیادت پر فخر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مفخر صاحب ایڈیٹر زمیندار مرزائیوں کی تقویت پہنچا رہے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے اختر علی خان ایڈیٹر زمیندار لکھتے ہیں علامہ جمال الدین افغانی علامہ اقبال اور بہت سے دوسرے مفکرین کا مذہب تو یہ ہے کہ اب آسمان سے کوئی مہدی یا مسیح نازل نہ ہوگا.......

(زمیندار ختم نبوت ۲۷ جولائی)

اب یہ تو ایک علیحدہ سوال ہے۔ کہ بیچارے اقبال اور جمال الدین نے کہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کے نزول والا عقیدہ مجوسیت کی پیداوار ہے۔ اس وقت تو آل مسلم پارٹیز کنونشن کے علماء کرام کے قائد اعظم کا فتوے پڑھیئے اور ان کے ایمان کا ماتم کیجئے۔ کیا ایڈیٹر زمیندار کی اس تحریر سے مرزائیوں کی حمایت نہیں ہوتی؟ کیا ایڈیٹر زمیندار کی اس تحریر سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اب عیسےٰ علیہ السلام کا نزول اور ان کی حیات کا عقیدہ بیکار ہے......

سنا آپنے یہ ہے آل مسلم پارٹیز کنونشن کے قائد اعظم اختر علی مدیر زمیندار کا نظریہ خدا کے لئے بتایئے۔ یہ ہی نظریہ اور عقیدہ مرزائیوں کا نہیں ہے؟ اگر ہے تو ایسے جاہل کو کیوں چھٹی دی گئی ہے۔ اور ایسے غیر ذمہ وار اور بدمذہب اشخاص کا پارٹی میں کیوں عمل دخل ہے۔''

(ہفت روزہ رضوان لاہور ۷؍۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۳ و ۹)

تفسیر کبیر جلد سوم از سورۂ یونس تا آخر سورۂ کہف کے

دوبارہ چھپوانے کی تجویز

تفسیر کبیر جلد سوم از سورۂ یونس تا آخر سورۂ کہف اس وقت نایاب ہے۔ اور ضرورت مند احباب اسے سو سو روپے تک خرید رہے ہیں۔ وہ دوست جنہوں نے اسے ابتداء میں خرید کیا تھا ان کی اکثریت ہجرت کی وجہ سے اسے ہندوستان ہی چھوڑ آئی۔ اس لئے بعض احباب کا یہ مطالبہ ہے کہ اس حصہ کو دوبارہ شائع کیا جائے۔

احباب کی اس خواہش کو اسی صورت میں عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے جبکہ ہمیں علم ہو جائے۔ کہ کتنی تعداد میں خریدار ہوں گی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اس کتاب کو خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ اگر اتنی تعداد خریداروں کی ہو گئی کہ کتاب جلد طبع ہو سکے۔ تو اس کی لکھوائی شروع کروا دی جائے گی۔

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

دو رباعیاں

(۱)

ہمیشہ طالب حق کو حقیقت آزماتی ہے
گھڑی اسکے مقدر کی فضا میں مسکراتی ہے
نہیں خطرہ کوئی ہرگز تلاطم خیز طوفاں کا
''خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے''

(۲)

یارو اگر نہ ہوتا خدائی یہ سلسلہ
فوراً پکڑتا زنگ تباہی یہ سلسلہ
یارانِ نکتہ داں کے لئے ہے صلائے عام
مخزن ہے علم و فضلِ الٰہی یہ سلسلہ

عبد الرحمن اسی

ولادت

(۱) مولوی غلام احمد صاحب مبشر کو اللہ تعالےٰ نے بچہ عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچے کو صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے دو بچوں کے بعد بچی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ بچی کو صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین ہم دونوں مبلغین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (قائمقام وکیل التبشیر ربوہ)

(۲) میرے بھائی جناب ملک محمد صدیق صاحب نائب اسٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ملک محمد خورشید اختر (ہم ب)

درخواستہائے دعا

میری لڑکی جس کی عمر ۹ سال ہے دو سال سے اس کو بخار آتا ہے۔ اسکے پھیپھڑے خراب ہو گئے ہیں۔ اور مجھے بھی کھانسی کی تکلیف ہے۔ میرے لئے اور میری لڑکی کے لئے دعا فرما دیں۔

(فضل الدین احمدی باغبانپورہ لاہور)

(۲) خاکسار عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ سنگرہنی سخت تکلیف میں ہے۔ اور حد درجہ نحیف و لاغر ہو گیا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (حافظ مبین الحق شمس ڈرافٹسمین کراچی)

(۳) مکرم برادرم مولوی محمد ابراہیم احمدی وزیر آبادی کی صحت کچھ عرصہ سے بوجہ بخار خراب رہتی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (احمد الدین احمدی از چوکنانوالی ضلع گجرات)

(۴) بھائی کیپٹن عبد العزیز صاحب ایم اے ایل ایل بی اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے اپنی ملازمت پر بحالی کے لئے اپیل کی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے سمیع اللہ نے روڈ انسپکٹر کا امتحان دیا ہوا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۳۰ اکتوبر

پھر اسی پہلے جوش و عزم کی ضرورت ہے

مجلس احرار اور مودودیوں نے مسلمانوں کی واحد جماعت مسلم لیگ کی جو شدید مخالفت تقسیم سے پہلے کی تھی۔ اور جو غدارانہ طریق انہوں نے اختیار کیا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ کوئی غیر معمولی بات نہ ہوتی اگر پاکستان کی مسلم لیگی حکومت ان کی غداری کی سخت سے سخت سزا تجویز کرتی۔ مگر دنیا میں رواداری کی یہ ایک انوکھی مثال ہے۔ کہ قائداعظم مرحوم نے ان لوگوں کو معاف کر دیا جو تقسیم سے پہلے خود قائداعظم پر مقدمہ چلا کر انہیں سزا دلانے کا اعلان کیا کرتے تھے۔

قائداعظم مرحوم نے ان سب کو بخش دیا۔ اور ان لوگوں نے دھوکہ دینے کے لئے اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ ہم پاکستان کے خیر خواہ ہیں ہمیں مسلم لیگ سے سیاسی اختلاف تھا۔ ہم اپنی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔ اور آئندہ نیک چلنی کا وعدہ کرتے ہیں۔ مگر یہ سب فریب تھا اور فریب ہے۔ ان لوگوں نے اپنا طریق کار بدل دیا۔ مگر ان کے دل نہیں بدلے۔ مودودیوں اور احراریوں نے اپنی تخریبی کارروائیاں اسی طرح جاری رکھیں اور رکھے ہوئے ہیں۔ البتہ پاکستان کی خیر خواہی کا پردہ ان پر ڈالتے رہے ہیں۔ جس سے ان کے تخریبی رجحانات ملک و قوم کے لئے اور بھی خطرناک ہو گئے ہیں۔

ہم حقیقی خیر خواہان پاکستان حکومت اور مسلم لیگی زعما کی بار بار توجہ اس طرف دلاتے رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ باوجودیکہ ان لوگوں کی حقیقی ذہنیت اکثر واشگاف ہوتی رہی ہے۔ پھر بھی کسی نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اب وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ مسلم لیگی حکومت کو کھلم کھلا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور انہیں اس کی آج اس لئے بھی جرأت ہوئی ہے کہ سیاسی گرگٹ قسم کے لوگ مثلاً روزنامہ "زمیندار" کے مدیر مسئول بھی جو بظاہر مسلم لیگی بنے ہوئے ہیں ہر طرح سے ان کی تخریبی سرگرمیوں کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ احراریوں نے اپنی حقیقی ذہنیت سے اب تو پردہ بھی اٹھا دیا ہے۔ ملاحظہ ہو "آزاد" ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء کا اداریہ۔

"تقسیم سے پہلے جب دو سو سالہ خون آشام غلامی سے گلو خلاصی کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ تمام اقوام اور افراد کے لئے مرکزی نقطۂ فکر کی حیثیت سے درپیش تھا۔ اور حقیقی اسلام کے علمبردار سامراجی پٹھوؤں اور ملحد و لادین فاشسٹوں کے خلاف محاذ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی اقتدار کے خاتمہ کے لئے بھی برسر پیکار تھے۔ یہی 'مقصد افکار' اور 'افتراق انگیز گروہ بندی' وہ سب سے بڑا مانع تھا۔ جو ملک کی مکمل آزادی کے حصول، اقلیتوں کے تحفظ، اکثریت سے باعزت مفاہمت اور احیاء شریعت کی انقلابی جدوجہد کے راستہ میں ایک سنگ گراں بن کر نمودار ہوا اور بجائے اس کے کہ آزادی پسند عناصر کے متحدہ محاذ اور اجتماعی جنگ سے خائف ہو کر برطانوی سامراج کسی صحیح اور حسب دلخواہ مطالبہ کو مجبوراً تسلیم کرتا۔ اس نے اپنی معنوی اولاد کی کامیاب ریشہ دوانیوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کے اس مشترکہ کاز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا نتیجہ ظاہر ہے کہ آج ان تمام قابل قدر مساعی کا بدلہ دس لاکھ مسلمانوں کے قتل عام ایک کروڑ کی خانہ بربادی اور ایک لاکھ عفتوں کی غارت گری اور پائمالی کی صورت میں قوم کے جیب و داماں کی زینت بنا ہوا ہے اور یہ سود در سود ادا کر کے جو اصل پونجی ہمیں سپرد کی گئی ہے وہ ہے۔

— پاکستان —

جنگ آزادی کے دوران میں ایک ایسا وقت آیا۔ کہ انگریز نے اپنی مصلحتوں سے مجبور ہو کر اسلامی جماعتوں اور اداروں کو بدنام کرنے کے لئے وسیع پروپیگنڈے اور گہری سیاسی مہرہ بازی کے ذریعہ انہیں مختلف "خطابات" سے نوازا۔ اپنے ظلم و ستم اور عیاری کو ملک پر ہمیشہ مسلط رکھنے کے لئے تو اس نے یہ وجہ جواز نکالی کہ تمام علماء حق اور دیندار عناصر حکومت کے دشمن ہیں۔ اور ملک کی دوسری قوموں اور اقلیتوں کو غیر مطمئن بنا کر مسلمان قوم سے قطعی بے گانہ اور متوحش رکھنے کے لئے انہیں یہ سلوگن دیا کہ اسلامی جماعتیں غیر مسلموں کی جان لیوا ان کے کلچر کی دشمن اور ان کی متحدہ کوششوں کو ناکام بنانے والی "فرقہ پرست ٹولیاں" ہیں۔ اور ازلی و ابدی خوشامدیوں اور دین و دنیا بیچکر اپنے آپ کو اس کا صحیح جانشین ثابت کر دکھانے والے بے حمیت قسم کے مسلمانوں کو آگے لانے اور اقتدار و سلطنت کی کنجیاں حوالہ کرنے کے لئے اس نے یہ معجز نما سیاسی چلہ سکھایا کہ اپنی پوری قوت و قول و عمل سے انگریز کے باغی اور دشمن افراد اور جماعتوں کو ملک و ملت کا غدار ثابت کر دیا جائے۔ چنانچہ دھن۔ دھونس اور دھاندلی کے بل بوتے پر اس جادو کو کارگر بنایا گیا۔ اور صرف ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک اپنے رجعتی پٹھوؤں اور فاشسٹوں کا وقتی گٹھ جوڑ کرا کے انگریز نے علماء حق اور اسلام پسند انقلابی جماعتوں اور شخصیتوں کو خصوصیت کے ساتھ اتنی سیاسی اور مذہبی گالیاں دلوائیں کہ آدمؑ سے لے کر اس وقت دنیا میں ان کے عشر عشیر کے استعمال کی توفیق بھی نہیں آئی ہو گی"

(روزنامہ آزاد ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ احراری اب بھی سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا مطالبہ غلط تھا اور پاکستان کا مطالبہ کرنے والے اور اس کو معرض وجود میں لانے والے قوم اور اسلام کے دشمن تھے۔ اور کانگرس کے پروردہ احراری اس کے دوست تھے۔ قائداعظم۔ لیاقت علی اور ناظم الدین غلطی پر تھے۔ اور ابوالکلام آزاد۔ عطاءاللہ شاہ بخاری اور تاج الدین انصاری راستی پر تھے۔ کیا پاکستان میں رہ کر احراریوں کو پاکستان کے خلاف اس طرح پروپیگنڈا کرنے کی کھلی اجازت ہے؟

اگر ان اسلام اور پاکستان دشمن عناصر سے شروع میں ہی وہی سلوک ہوتا۔ جس کے وہ مستحق تھے۔ تو آج پاکستان کے اندر رہ کر ایسی زہر چکانی کا موقعہ ان کو نہ ملتا "آزاد" کے اس اداریہ کو بار بار پڑھیئے اور غور کیجئے معلوم ہو گا کہ یہ گروہ آج ملک و قوم کو پھر اسی طرح فروخت کر چکا ہے۔ جس طرح اسنے پہلے کیا تھا۔ آج بھی وہ اسی طرح کا ایجنٹ اور آلہ کار ہے جس طرح وہ پہلے کانگرس اور انگریز کا ایجنٹ اور آلہ کار تھا۔

آج "آزاد" کو ایسی باتیں لکھنے کی جرأت کیوں ہوئی ہے؟ یہ سب مسلم لیگ کی غلط بخشی بیجا حسن سلوک اپنی کوتاہ نظری اور غلط توقع کا نتیجہ ہے۔ جو ان ازلی دشمنان قوم سے کی گئی تھی۔ اور کی جاتی ہے۔ شائد یہ خیال تھا۔ کہ یہ لوگ بدل جائیں گے۔ اور ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ مگر وہ تو نہ بدلے۔ الٹا ان کی وجہ سے ملک و قوم پھر ایک عظیم خطرہ میں پڑ گئے ہیں کیا یہ خطرہ ٹل سکتا ہے؟ ہمارا یقین ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ مسلم لیگ ملک و قوم کو اس خطرہ سے بچا سکتی ہے۔ جب اپنی حکومت نہیں تھی۔ اور یہ واضح نہیں تھا کہ حالات کیا صورت اختیار کریں گے۔ بلکہ تمام حالات خلاف تھے۔ اس وقت کیا چیز تھی۔ جس نے بالآخر ان غدار عناصر کے باوجود قوم کو کامیاب کیا۔ اگر ہم اپنی تاریخ کے اس ورق کو الٹ کر دیکھیں گے۔ تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ وہ ایک ہی چیز تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ عوام کو اس حقیقت سے آشنا کیا جائے کہ مسلمانوں کی فلاح آج صرف اس بات میں ہے۔ کہ ہر فرد ذاتیات اور فرقہ داری کے جذبات سے بلند ہو کر ایک متحدہ محاذ پر جمع ہو کر دشمن عناصر کا مقابلہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں برکت دی۔ اور دشمن عناصر کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود پاکستان قائم ہو گیا۔

بے شک ان غدار عناصر کی وجہ سے تقسیم پر قوم کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اور "آزاد" ہی کے الفاظ میں

"دس لاکھ مسلمانوں کے قتل عام ایک کروڑ کی خانہ بربادی اور ایک لاکھ عفتوں کی غارت گری اور پائمالی"

مسلمانوں کو برداشت کرنا پڑی

مگر یہ سب کچھ ان غدار عناصر ہی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر یہ غدار عناصر نہ ہوتے۔ اور تمام مسلمان یک آواز ہوتے تو کسی کو ان کے خلاف انگلی اٹھانے کی بھی جرأت نہ ہوتی۔ یہ جرأت اسی لئے ہوئی کہ ان غدار عناصر کی وجہ سے دشمنان اسلام و پاکستان کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ یہ قوم خریدی جا سکتی ہے ڈرائی اور دھمکائی جا سکتی ہے۔ ان غدار عناصر نے قوم کا بھرم بیچ دیا تھا۔ اور دشمن نے ساری قوم کا اندازہ ان کے کردار سے لگایا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے قوم نے یہ تمام نقصان برداشت کی۔ مگر دشمنان اسلام کو ان غداران قوم کے علی الرغم ثابت کر دیا۔ کہ ابھی مسلمانوں میں غیرت و حمیت باقی ہے۔ ابھی وہ اندرونی اور بیرونی حملوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ابھی وہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

یہ سب کچھ اتحاد کی برکت سے ہوا اور انشاءاللہ اتحاد ہی کی برکت سے پھر ان غدار عناصر کو شکست ہو گی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلم لیگ پھر ایک بار اسی جوش اسی عزم سے اپنے اصولوں کو عوام کے دلوں میں پیوست کرنے کی مہم جاری کرے۔ جس جوش و عزم سے اس نے پہلے کیا تھا۔ زعماء پھر ذاتیات کو پس پشت ڈال دیں۔ کیونکہ پھر وقت ایسا آ گیا ہے کہ انہیں دشمن سے بے نجنت ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت سے دشمن فائدہ اٹھا کر عوام کے دلوں کو اپنے زہریلے پروپیگنڈہ سے ایسا مسموم کر دے۔ کہ پھر کوئی چارہ نہ رہے۔

ہالینڈ میں سیرت پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ

مختلف مذاہب کے متبعین کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر تقریر

از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ

خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ہالینڈ میں دوسری دفعہ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کے انعقاد کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ میں مختلف لیکچراروں کی شمولیت کے لئے دیر سے تگ و دو جاری تھی۔ گذشتہ سال عیسائیوں اور اہل یہود کی طرف سے کوئی ایسا نمائندہ نہ مل سکا تھا۔ جو کسی بڑے فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سال عیسائیوں کے ایک بڑے فرقہ کے پادری صاحب سے جو ہیگ میں اپنی تقریر کی وجہ سے بہت شہرت رکھتے ہیں ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان سے جب جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے عرض کیا گیا تو کچھ تردد اور مشورہ کے بعد انہوں نے آخر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ مگر یہودیوں کی طرف سے اس سال بھی کوئی نمائندہ نہ ملا۔

ہم نے جلسہ کا اعلان ہیگ کے مشہور اخبارات میں کروانے کے علاوہ بہت سے دوستوں کو بذریعہ دعوت نامہ کے مدعو کیا۔ علاوہ ازیں شہر کے مختلف حصوں میں اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے کیتھولک فرقہ کے پادریوں کی طرف سے بعض چرچوں میں اعلان کیا گیا۔ کہ ہمارے اس جلسہ میں کوئی بھی شامل نہ ہو۔ ورنہ سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔ تاہم جلسہ کے موقعہ پر توقع سے بھی بڑھ کر حاضری ہو گئی۔ باوجود ہال کی فراخی کے بعض لوگوں کو کھڑے ہو کر تقاریر سننا پڑیں۔

سب سے قبل مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل کی تلاوت سے جلسہ کی کارروائی کو شروع کیا گیا۔ ان کے بعد مسٹر دلیون نے مختصر الفاظ میں اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے تبلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ تجویز تھی کہ اس قسم کے جلسے ہر جگہ منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کی اس خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ تقریباً ہر جگہ میں ایسے جلسے منعقد کر کے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو ان میں تقاریر کے ذریعہ اپنے نبی کے سوانح حیات کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی دعوت دیتی ہے تا مختلف مذاہب کے پیروکار ایک دوسرے کے بانی مذہب کی عزت و تکریم کرنا سیکھیں اور نافہمی و لاعلمی کی وجہ سے خدا کے پیاروں کی ہتک نہ کی جائے ایک اخبار نے بھی آپ کی اس تقریر کا خلاصہ شائع کیا۔

اس تمہیدی تقریر کے بعد مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر مختصر سی تقریر کی۔ کیونکہ اہل یہود کی طرف سے اس موقعہ پر کوئی مقرر نہ مل سکا تھا۔ آپ نے قرآن مجید سے بتلایا کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے منصب نبوت پر فائز کیا۔ اور انہوں نے کس طرح مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اور بنی اسرائیل کو ہر تباہی کے گڑھے سے نجات دلانے میں کامیاب ہوتے رہے۔

آپ کی اس تقریر سے حاضرین پر اسلام کی بردباری کی تعلیم کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہیں یہ ایک عملی ثبوت مل گیا۔ کہ اسلام تمام انبیاء کی عزت قائم کرتا اور اپنے متبعین کو سب پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے ان کے بعد Mr. Migtt ghee... نے حضرت مسیح ناصری کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے زیادہ زور ان کی خدائی کے اثبات پر دیا۔ مگر آپ کی تقریر کا اثر سوچنے والوں پر کچھ بھی نہ ہوا۔ اور ہو بھی بھلا کیسے سکتا ہے۔ عقلمندوں کے لئے یہ سمجھنا دشوار ہے کہ خدا انسانی قلوت میں زمین پر لوگوں کے گناہوں کے کفارہ کے لئے آئے۔ بہر حال عیسائی مقرر نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مسز اوزادہ بدھی پریسٹریس نے حضرت کرشن کے سوانح حیات اور تعلیم پر مختصر مگر موثر تقریر کی۔ ان کے بعد مسٹر سسو تیا بدھی پریسٹر نے حضرت بدھ کی زندگی کے حالات اور تعلیم و فلاسفی پر تقریر فرمائی۔ یہ دونوں تقریریں نہایت دلچسپی سے سنی گئیں

ان کے بعد خاکسار نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تقریر کی جس میں حضور کے اخلاق فاضلہ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے ہر موقعہ کے لئے بطور نمونہ ہونے پر مفصل بحث کی اور بتلایا کہ آپ نے ہر عمل جو دوسروں کو کرنے کے لئے بتلایا پہلے خود اس پر عمل کر کے ایک نمونہ قائم فرمایا۔ اور پھر ماننے والوں کو فرمایا کہ اس طرح اس پر عمل کرے جیسے میں نے کیا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر ممکن انسانی حالات میں سے گزارا اور اپنے ہر موقعہ پر اپنا ایک عملی نمونہ چھوڑا۔ یہ بات دوسرے انبیاء کو حاصل نہیں ہوئی۔ ہمیں آپ کا وجود ہی ایک ایسا وجود ملتا ہے۔ جو ہمارے لئے ہر موقعہ پر رہبر کا کام دیتا ہے یہ کام کوئی خدائی وجود ہمارے لئے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان کے علاوہ کوئی وجود دنیا میں راہبر بن کر آئے اور وہ ہمیں کہیں کہ کہ اس طرح کرو جیسے میں کرتا ہوں۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ ہم اس کی تقلید نہیں کر سکتے آپ ہم سے زیادہ طاقتیں رکھتے ہیں۔ آپ خدا ہیں۔ اگر آپ بھی انسان ہوتے تب تو بات ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ دنیا کی ہدایت کے لئے انبیاء ہی بھیجتا رہا ہے۔ جو کہ انسان ہوتے تھے۔ نبی کریم کو بار بار قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم۔ میں تو تمہاری طرح کا ہی انسان ہوں۔ اب ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم آپ کے نمونہ پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم انسان ہیں۔ ہمیں جواب ملے گا۔ رسول بھی تو تمہاری طرح کا انسان ہی تھا۔

علاوہ ازیں اسلامی تعلیم پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی گئی۔ اور تبلایا گیا کہ اسلام نے جو نظریہ انسان کے متعلق پیش کیا ہے۔ وہی ہمیں اس وقت کے فتنہ و فساد سے بچا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم انسان کو محض انسان ہونے کی حیثیت سے دیکھیں۔ تمام قیود زمانہ۔ مکان وغیرہ سے آزاد۔ اسی صورت میں صحیح انسانی مساوات کا قیام ہو سکتا ہے۔ جو کہ دنیا میں صلح و آشتی کے لئے ازحد ضروری ہے

خاکسار کے بعد محترمہ ناصرہ زمرمن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات اور تعلیم پر نہایت ایمان افروز اور موثر الفاظ میں تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختصر حالات تبلاتے ہوئے بیان کیا۔ کہ کس طرح آپ نے ابتدائی زمانہ پاکیزگی اور طہارت سے گذارا۔ اور کس طرح غیر مسلم آپ کی صداقت کے قائل تھے۔ حتیٰ کہ وہ آپ کو اپنے رشتہ داروں کے خلاف گواہی کے لئے پیش کرتے تھے۔

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم حضور ہی کے الفاظ میں پیش کی۔ اور آخر میں حضور کے بعض معجزات اور الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں حضور کی یورپ کے متعلق پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ لوگوں پر آپ کی تقریر کا اچھا اثر رہا۔

تقاریر کے اختتام پر محترم صدر جلسہ نے جو کہ مسٹر عبداللہ خان اوننک تھے تمام مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ بعد میں خاکسار نے مشن کی طرف سے تمام حاضرین اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب کو رخصت کیا۔

ہمارے جلسہ کی کارروائی دو بجے بعد دوپہر سے پانچ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ احباب نے نہایت دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ اور بعد میں اچھے الفاظ میں اس جلسہ کے انعقاد کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی پرسکون طور پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

ہمارے جلسہ کے انعقاد کی خبر ہیگ کے تین مشہور اخبارات میں شائع ہوئی۔ جس میں انہوں نے مختصر الفاظ میں بتلایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ ہر جگہ ایسے جلسے کرتی ہے۔ اور گذشتہ سال سے ہالینڈ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی وجہ سے اسلام کی بردباری کی تعلیم کا بہت چرچا ہو رہا ہے اور جو لوگ پہلے کہا کرتے تھے کہ اسلام بزور شمشیر والوں کو بزور شمشیر تابع اسلام کرنا چاہتا ہے۔ انہیں عملی طور پر اپنی نافہمی کا ثبوت بہم پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کے پورا کرنے کی ہمیشہ ہی توفیق دیتا رہے۔ تا اس کے ذریعہ سے اسلام کی خوبیاں دوسروں پر ظاہر ہوں۔ اللھم آمین یا رب العلمین

درخواست دعا

احباب سے درخواست ہے کہ اس عاجز کی ملازمت پر جلد از جلد بحالی کے لئے عدیل سے دعا فرما دیں (منیر احمد دار منزل مسلم ٹاؤن لاہور)

مسئلہ کشمیر امن عالم کیلئے ایک زبردست خطرہ ہے

یوم کشمیر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ قصور کی قرارداد

یوم کشمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ قصور کا اجلاس مورخہ ۲۴ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

"جماعت احمدیہ قصور کے جملہ افراد مسئلہ کشمیر کے تعطل کی ذمہ داری یو این او پر ڈالتے ہوئے اس کے تغافل کو ناانصافی تصور کرتے ہیں۔ یو۔ این۔ او نے متواتر پانچ سال سے تیس لاکھ کشمیری مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ محض وعدوں کے چکر میں ڈالا ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ قصور واضح الفاظ میں سلامتی کونسل کو بتا دینا چاہتی ہے کہ اگر اس نے انصاف اور انسانیت کو بچانے کے لئے کوئی مضبوط قدم نہ اٹھایا تو دنیا جنگ کی لپیٹ میں آجائے گی اور پھر اسکو فرو کرنا ناممکن ہو گا۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ قصور)

امام ابن حجر ہیثمی اور مسئلہ ختم نبوت

کیا امام ابن حجر ہیثمی پر بھی کفر و ارتداد کا فتویٰ عائد کیا جائیگا؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سنگاپور)

سب سے بڑی نعمت نبوت ہے

قرآن کریم اور احادیث اس بات پر متفق ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی روحانی نعمت نبوت ہے۔ نبی اور رسول کا وجود خدا کی ایک بے بہا رحمت ہے۔ اگر قدوسیوں کا یہ گروہ دنیا میں نہ ہوتا۔ تو یقیناً دنیا اس باغ کی مثال ہوتی۔ جو نہ پھل دیتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں پھول پائے جاتے ہیں۔ یہی وہ پاک گروہ ہے۔ جس سے عالم روحانیات کو زینت حاصل ہے۔ اور یہی وہ پاک جماعت ہے۔ جس پر خدا کے بندوں کو فخر ہے۔ ان کے بغیر نہ خدا تعالےٰ کا عرفان نصیب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی خدا پر یقین پیدا ہو سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ عقل انسانی بھی ایک نعمت ہے مگر

عقل خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

آنکھ کیا نعمت نہیں۔ مگر کیا وہ سورج کی روشنی کے بغیر کوئی قیمت بھی رکھتی ہے؟ پس جیسے آنکھ کے لئے سورج کی روشنی ضروری ہے۔ ویسے ہی عقل کے لئے الہام اور وحی الٰہی کی روشنی کا وجود لابدی ہے۔ الہام اور وحی الٰہی سے سب سے زیادہ حصہ پانے والا گروہ یہی انبیاء اور رسل کا گروہ ہے۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ سے ہدایت حاصل کرنے کی وجہ سے حقیقی مہدی کہلاتے ہیں۔ اور لوگوں کو ہدایت دینے کی وجہ سے ہادی اور قائد۔ جہاں اور جب تک غفلت گمراہی اور نافرمانی دنیا میں پائی جاتی ہے۔ اس پاک گروہ کا وجود بھی ضروری ہے۔ کیونکہ انہیں مبعوث کرنے کی غرض و غایت بھی یہی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے قوانین اور فرامین کی تعلیم دیں۔ خدا تعالےٰ کی قدرت و حکومت کے خارق عادت نشان دکھائیں۔ اور اپنے پاک نمونہ اور دعاؤں سے نفوس کا تزکیہ کریں۔ اور انہیں خواب غفلت سے جگاتے ہیں۔

رحمۃ للعالمین کی آمد

پہلے زمانوں میں جبکہ دنیا میں ابھی ایک قوم دوسری اقوام سے الگ تھی۔ ایک ملک دوسرے ملک سے جدا تھا۔ خدا تعالیٰ ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک میں علیحدہ نبی بھیجتا رہا۔ مگر جب اقوام اور ممالک کے تعلقات قائم ہونا شروع ہو گئے۔ اور لوگ دنیا کی ایک قوم کی حیثیت اختیار کرنے کے قابل ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے تمام اقوام۔ تمام ممالک بلکہ تمام زمانوں کے لئے ایک مکمل قانون نازل فرمایا۔ اور اس کامل قانون کے مبلغ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مقرر ہوئے۔ قرآن کریم تمام صداقتوں کا مجموعہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کی خوبیوں کے مظہر تھے۔ قرآن کریم کے بعد خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی الہام۔ کلام۔ یا وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ جو اس کے ایک کلمہ کو بھی غلط ٹھہرائے۔ یا اس میں تغیر و تبدل کا موجب ہو۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق جو کچھ بھی نازل ہوگا۔ وہ اس کے مطابق ہوگا۔ اور اس کا موید ہوگا۔

اسی طرح اور بعینہٖ اسی طرح جو ہادی اور رہنما خدا کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یافتہ اور آپ کا متبع اور موید ہو کر مبعوث ہوگا۔ اب کسی ایسے پیغامبر اور نبی کی گنجائش نہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے اپنے کو الگ کرکے پھر نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے۔ نیا کلمہ بنا لے۔ اور اپنی شریعت جاری کرے۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ جس پر اہلسنت والجماعۃ کا اتفاق ہے۔ اور اسی کی قرآن کریم اور احادیث سے تصدیق ہوتی ہے۔ لکھا ہے:۔ "قسطلانی در مواہب لدنیہ و زرقانی در شرح وے در بیان خصائص امت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نوشتہ اند کہ ہر کسے کہ در آید در زمان ایں امت از انبیاء علیہم السلام بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مثل عیسیٰ۔ پس وے حکم نخواہد کرد در عالم مگر آنچہ مشروع کردہ است آنرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دریں امت" (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۵) یعنی امام قسطلانی نے اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں اور امام زرقانی نے مواہب کی شرح میں امت محمدیہؐ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں جو نبی بھی آئے گا۔ مثلاً عیسیٰ علیہ السلام۔ تو وہ صرف انہی احکام کے مطابق فیصلہ دے گا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔"

یہ حوالہ بتاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں نبی آسکتے ہیں۔ مگر ضروری ہوگا کہ وہ شریعت محمدیہؐ کے متبع ہوں۔ اور اسی کے مطابق فیصلہ دیں۔ نبی عیسیٰ علیہ السلام جو آئیں گے۔ تو وہ بھی امت محمدیہؐ کے ایک فرد ہوں گے۔ وہ کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے بلکہ شریعت اسلامیہ کو ہی جاری اور قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوں گے۔

ایک گمراہ کن خیال

یہ وہ عقیدہ ہے جس سے اسلام اور نبی اسلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہی خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ مگر بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اپنے آپ کو "علماء" ظاہر کرتے ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے اس امر پر اصرار کر رہے ہیں۔ کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی وحی اور کلام خدا کی طرف سے نازل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی نبی خواہ "متبع نبی" ہی سہی مبعوث ہو سکتا ہے۔ حالانکہ یہ خیال جہمیہ اور بعض معتزلہ کا ہے۔ جو اس خیال کی بناء پر عیسیٰ موعود کی آمد کے متعلق تمام احادیث کو جھوٹا اور موضوع قرار دیتے ہیں۔

مگر اہل سنت والجماعۃ اسی یقین پر قائم ہیں۔ کہ آنے والا موعود مسیح "نبی اللہ" ہوگا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے "نبی اللہ" کرکے پکارا۔ (دیکھئے مسلم باب ذکر الدجال) پھر حدیث میں صاف لکھا ہے۔ کہ جب وہ موعود مسیح آئے گا۔ تو مومن لوگ بھی اسے کہیں گے "تقدم یا نبی اللہ" یعنی اے نبی اللہ آگے بڑھئے (سنن ابی عمرو الدانی۔ الفتاوی الحدیثیہ "تالیف خاتمۃ الفقہا والمحدثین الشیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیثمی المکی ص ۳۲)

ان امور کی موجودگی میں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ہمارے غیر احمدی دوست کس طرح کہنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی "متبع نبی" بھی نہیں آسکتا۔ اگر کوئی "متبع نبی" بھی نہیں آسکتا۔ تو بتایئے کہ مسیح "نبی اللہ" کیسے آئیگا؟

آپ کہیں گے کہ خاتم النبیین اور لانبی بعدی دلالت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ لانبی بعدی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ اور مسیح نبی اللہ کی آمد کی پیشگوئی بھی صحیح حدیث میں درج ہے۔ ان دونوں میں تطبیق دیجیئے۔ تو صحیح نتیجہ نکل آئے گا۔ اور وہ یہ کہ شرعی نبی کوئی نہیں آسکتا۔ مسیح نبی اللہ آئے گا۔ تو کوئی نئی شریعت نہیں لائے گا۔ بلکہ وہ امت محمدیہؐ کا فرد ہونے کی وجہ سے اسلام کا سچا متبع بلکہ اسے غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ یہی وہ نتیجہ ہے۔ جس پر پہلے تمام اہل علم پہنچ چکے ہیں۔ اہلسنت والجماعۃ میں سے کسی امام کی کتاب اٹھا کر دیکھو۔ جہاں لانبی بعدی اور خاتم النبیین کے متعلق بحث ہوگی۔ وہاں ساتھ "نبی اللہ عیسیٰ" کی آمد کا ذکر کرکے بھی وضاحت کر دی گئی ہوگی۔ کہ عیسیٰ نبی اللہ کوئی نئی شریعت نہیں لائیگا۔ بلکہ وہ شریعت محمدیہؐ کے احکام کی ہی پیروی کرے گا۔ اور انہی کے مطابق فیصلے دیگا۔

اہل علم پر روشن ہے۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ اگر کسی نبی کا پہلے زمانہ میں آنا باعث فضیلت ہو سکتا ہے۔ تو سب سے افضل حضرت آدم (علیٰ نبینا و علیہ السلام) ہوئے۔ اور اگر سب سے پیچھے آنا فضیلت کا باعث ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام افضل الرسل ٹھہرے۔ کیونکہ سب سے آخری موعود نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت امام عبدالوہاب الشعرانی اپنی کتاب (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۲) میں تحریر فرماتے ہیں۔ "جمیع الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نواب لہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدن آدم الی آخر الرسل وھو عیسیٰ علیہ السلام" یعنی تمام انبیاء آدم سے لے کر آخری رسول عیسیٰ علیہ السلام تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ "ومما یشھد لکون جمیع الانبیاء نوابا لہ صلی اللہ علیہ وسلم کون عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم بشرع نفسہ الذی کان علیہ قبل رفعہ وانما یحکم بشرع محمد صلے اللہ علیہ وسلم الذی بعث بہ الی امتہ"۔ یعنی اس امر کی دلیل کہ تمام انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں۔ یہ ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو وہ اپنی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں دیں گے۔"

پس زمانہ کے لحاظ سے "آخر الرسل" عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ نہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔

شرک فی النبوۃ کی خطرناک اصطلاح

خدا تعالےٰ کے کلام سے منہ موڑنے والوں اور احادیث نبی سے اعراض کرنے والوں کا جو حشر ہوتا ہے۔ وہی آجکل کے عام مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی مرضی پوری ہو۔ خواہ کوئی سے طریق ہی سے سہی۔

قرآن کریم علی الاعلان گواہی دے رہا ہے۔ کہ رسول اور نبی کی آمد خدا کی رحمت ہے۔ فرمایا۔ انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک (سورۃ الدخان آیت ۵-۶) یعنی ہم انبیاء اور رسول بھیجتے ہیں۔ اور اسے نبی! ان کا وجود خدا تعالےٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔" مگر آج کا مسلمان اس خیال میں مبتلا ہے۔ کہ نبی اور رسول کا وجود ایک عذاب اور زحمت ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور ایک من گھڑت اصطلاح "شرک فی النبوت" کی بناء پر کہا جا رہا ہے۔ کہ نبی کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ کیونکہ شرک ایک عیب ہے۔ اور بہت بڑا گناہ۔ اس لئے یہ ماننا کہ کوئی دوسرا بھی نبوت کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ ماننا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی دوسرا بھی نبوت میں شریک ہے۔

در اصل یہ اصطلاح ایک بڑا شیطانی دھوکہ ہے۔ خدا تعالےٰ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے مثال ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا کے علاوہ کسی دوسرے کو خدا ماننا خدا تعالےٰ کی بہت بڑی ہتک ہے۔ کیونکہ دو خدا کا وجود ناممکن ہے مگر کیا نبوت کا معاملہ الوہیت کے معاملے کے برابر ہے؟ اور کیا جیسے صرف ایک خدا کو ماننا ضروری ہے۔ ویسے ہی صرف ایک نبی کو ماننا ضروری ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بلاتفریق ایمان لانا ضروری ہے۔ جو شخص تمام انبیاءؑ پر ایمان لاتا ہے۔ مگر ایک نبی کا انکار کرتا ہے۔ وہ ویسا ہی مجرم ہے جیسا کہ تمام انبیاء کا انکار کرنے والا۔ کیونکہ ایک نبی کے انکار سے تمام انبیاءؑ کا انکار لازم آتا ہے۔ علماء نے خود لکھا ہے:۔ ولیعلم ان الکفر ببعض الانبیاء کالکفر بکلھم۔ (تفسیر خازن جلد ا صفحہ ۵۱۳) یعنی جاننا چاہیئے۔ کہ بعض انبیاءؑ کا انکار تمام انبیاءؑ کے انکار کے برابر ہے۔" پھر لکھا ہے۔ "انھم اذا عصوا رسو

(باقی صفحہ ۶ پر)

"اذکروا موتاکم بالخیر"

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب دام ظلہ ——— ربوہ)

کچھ دن ہوئے میرے ایک دوست چوہدری بدرالدین صاحب صحابی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ اچانک حرکت قلب بند ہو کر وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور "خاندان" کے عاشق صادق تھے۔ جو کہ سات سال ہوئے انتقال فرما کر بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ صحابہ میں ہر دم کی نیند سو رہے ہیں۔ میں تقریباً چالیس سال سے اس خاندان کو جانتا ہوں۔ اور تعلقات ہیں۔

ان کی قادیان شریف میں مستقل طور پر رہائش کی غرض سے آمد میرے ہی ذریعہ سے ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غالباً ۱۹۱۱ء تھا۔ جب کہ میں انہیں ان کے سابقہ گاؤں واقعہ ضلع جالندھر سے ساتھ لایا تھا۔ تب سے میرے ساتھ ان کے تعلقات چلے آ رہے ہیں۔

چوہدری صاحب مرحوم تو خدمات سلسلہ میں اکثر باہر ہی رہے۔ اور اُن کی یہ اہلیہ محترمہ مرحومہ رضی قادیان میں بچوں کی پرورش۔ تعلیم و تربیت کرنے کے علاوہ اکثر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گذارتیں۔ اور زیادہ تر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ کر فیضیاب ہوتیں۔ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند۔ درس و تدریس میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں۔ تہجد گزار۔ اور بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ دینی تحریکوں میں حسب توفیق بڑھ کر حصہ لیتیں۔ اور اپنی اولاد کو پیش پیش کرنے کی کوشش کرتیں۔ چنانچہ لندن مسجد کے چندہ کی تحریک میں اپنے زیور خود جا کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے۔ لجنہ اماء اللہ میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اور وفات پر "کافی زیادہ اور نیکی" ثابت ہوئی۔ نہایت درجہ سادہ مزاج تھیں۔ اور سادہ لباس میں رہتی تھیں۔ اور اقارب اور ملنے والوں کو سادگی کی تلقین کرتیں۔ مرحومہ رضی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت قبول کر لی تھی۔ اور تحریری بیعت کی تھی۔ حضرت مسیح پاک کو دیکھا نہیں تھا۔ غالباً اس کی وجہ وہ پابندیاں تھیں جو کہ اس زمانہ میں راجپوت برادری میں عورتوں پر عائد تھیں۔ اور عورتوں کا گھر سے نکلنا سخت معیوب بلکہ گناہ سمجھا جاتا تھا۔ عجیب بات ہے کہ یہ میاں بیوی ہی اپنے گھرانے سے احمدی ہوئے۔ اور دونوں اپنے سارے خاندان میں لمبی عمر تک پائیں (

حضرت صاحب کے جملہ خاندان کے ساتھ انہیں بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تو خاص تعلق تھا۔ اُن کی وفات پر انہیں سخت صدمہ پہنچا ....

.... میرے ہاں اکثر آیا کرتیں۔ جب بھی ربوہ آتیں ضرور آتیں اور کوئی نہ کوئی تحفہ لے آتیں۔ بڑی نیک شیریں کلام اور صالحہ خاتون تھیں۔ دعا کے لئے بار بار کہتیں۔ اور دعائیں دیتی ہی چلی جاتیں۔

گھریلو انتظامات سارے کے سارے خود ہی کرتیں بچوں کی پرورش۔ تعلیم و تربیت سب انہیں کی کوششوں سے ہوئی۔ بلکہ زندگی میں ایک دو یتیم لڑکیوں کو بھی پالا اور گھر بار والا بنایا۔ اپنے خاوند مرحوم کو کلی طور پر گھریلو معاملات سے فارغ رکھا ہوا تھا۔ تاکہ خدمت دین میں ہمہ تن مصروف رہ سکیں اور یکسوئی سے کام کریں۔

آخر میں دعا کرتا ہوں۔ اور سب دوستوں سے دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے خاص مقربین کا قرب عطا فرمائے اور اُن کی اولاد کو صبر و رضا کی توفیق دے۔ اپنے مرحوم والدین کیلئے بہترین دعائیں کرنے والے بنائے۔ باعمل ہوں۔ اور انکی روحوں کے لئے موجب راحت ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین

نوٹ:۔ ان کے خاوند مرحوم کیلئے بھی دوست دعا فرمائیں ....

(خاکسار مفتی محمد صادق ربوہ)

"ہندو" جالندھر کی کذب بیانی!

(از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب)

ہفتہ وار "ہندو" جالندھر او دہلی نے اپنے ایک پرچہ میں گذشتہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"سر ظفر اللہ اور جماعت احمدیہ کے سرکاری اہلکاری اس بات پر بضد تھے۔ اور ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔ کہ ضلع گورداسپور پاکستان میں آئے۔ وہ قادیان کو پاکستان میں لانا چاہتے تھے۔ نہیں تو اپنا سنٹر قادیان اُن کو چھوڑنا پڑتا۔ چنانچہ اعلان سے تین دن پہلے تو عارضی طور پر ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آ چکا تھا۔ ان تین دنوں میں قادیان کو اچھی طرح سجایا گیا۔ اور خوشیاں منائی گئیں۔ وہاں کے ہندوؤں کو خلیفہ کی طرف سے پیش کش کی گئی۔ کہ آپ احمدی مسلمان بن کر بےفکری سے قادیان میں ہی رہیں۔ کہیں باہر جانے کی کوشش نہ کریں۔ ہر کردہ ہندوؤں کے گھروں میں مٹھائی بھی بانٹی گئی۔" (ہندو ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ء)

ایڈیٹر صاحب ہندو نے اپنے اس بیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق خطرناک کذب بیانی کر کے یقیناً ان ہزارہا ہندو شرفاء کے دلوں میں اچھا اثر پیدا نہیں کیا۔ جو کہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قادیان اور اس کے اردگرد کے مضافات جبکہ پنجاب فرقہ وارانہ آگ کی لپیٹ میں مکمل طور پر آ چکا تھا ہر طرح محفوظ رہے۔ انہی ایام میں قادیان اور اس کے مضافات کے معزز ہندوؤں کا ایک وفد پنجاب کی مکدر فضا سے متاثر ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی پریشانی اور گھبراہٹ کو ظاہر کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ:۔

"یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قادیان کے امن کی ذمہ داری درحقیقت مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ قادیان کی پچاس فی صدی آبادی احمدی ہے ...... ان حالات میں قادیان کے امن کی ذمہ داری مجھ پر ہے .... پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں ..... کہ قادیان کے ہندو سکھ اور غیر احمدی ہمارے لئے بمنزلہ امانت ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اُن کی حفاظت کریں ...... اسلامی شریعت کے لحاظ سے ہر شریف انسان کا فرض ہے کہ وہ امانت کو دیانتداری سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے پس اگر خدانخواستہ قادیان خطرہ میں پڑے۔ تو میں قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم ان کی اپنے عزیزوں سے بڑھ کر حفاظت کریں گے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق ہر ممکن ذریعہ سے ان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان سے آپ مزید مطمئن ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ جو بات میں کہوں گا۔ اس میں کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہوگا۔ پس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ نہیں کہ صرف کمینگی اور ذلت کا سلوک ان سے نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ خطرہ کی صورت میں ہم اپنے عزیزوں سے بڑھ کر اُن کی حفاظت کریں گے۔" (اخبار الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۴۷ء)

حضور کے اس بیان کے باوجود "ہندو" جالندھر کا یہ جھوٹ کہ خلیفہ صاحب نے قادیان کے ہندوؤں کو کہا تھا۔ کہ تم احمدی مسلمان بن کر قادیان میں رہ سکتے ہو۔ ایک ایسا افترا ہے۔ کہ جس کی جتنی بھی مذمت کیجائے کم ہے۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ قادیان کے غیر مسلموں سے جس رواداری سے پیش آئی ہے۔ اس کا اعتراف وہاں کے ہندو خود کر رہے ہیں۔ اور بعض معززین نے تو اخبار میں اس حسن سلوک اور رواداری کا اعتراف کیا ہے۔ پس اخبار ہندو کے ایڈیٹر صاحب نے یہ جھوٹ بول کر اپنی قوم اور ملک کی کوئی اچھی خدمت نہیں کی۔ بلکہ ان شریف ہندوؤں کو بھی تکلیف دی ہے۔ جو کہ ان فسادات کے ایام میں صرف جماعت احمدیہ کے اثر سے محفوظ رہے۔ اس پر انشاء اللہ تعالیٰ مفصل لکھا جائیگا!

واحداً فقد عصوا جمیع الرسل" دیکھئے تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی جلد ۵ صفحہ ۶۹) یعنی جب کفار نے ایک رسول کی نافرمانی کی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ انہوں نے یقیناً تمام رسولوں کی نافرمانی کی۔

خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم صرف خدا کو مانتے ہیں۔ رسولوں کو نہیں مانتے۔ یا وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ نومن ببعض ونکفر ببعض (چھٹا پارہ) کہ ہم بعض انبیاء کو مانتے ہیں۔ مگر بعض کو نہیں مانتے۔ اولٰئک ھم الکافرون حقاً یہ سب لوگ پکے کافر ہیں۔

اب شرک فی النبوت کی اصطلاح کی بناء پر مطلقاً نبوت کے دروازے کو مسدود سمجھنے والے غور کریں کہ ان کے متعلق خداتعالیٰ کا کیا فیصلہ ہے۔

حیرت کی بات ہے۔ کہ ادھر تو یہ لوگ مانتے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ نے ہزارہا انبیاءؑ مبعوث فرمائے۔ جن میں سے ۲۵ کا نام تو بتصریح قرآن کریم میں درج ہے۔ اور ادھر یہ کہتے ہیں۔ کہ جیسے خداتعالیٰ وحدہ لاشریک لہٗ ہے۔ اور کسی دوسرے کو اسکی الوہیت میں شریک ماننا کفر ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی دوسرے کو نبوت کے مقام پر فائز تسلیم کرنا کفر ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ یہ لوگ قرآن کریم کی صریح نافرمانی کر رہے ہیں۔

الوہیت میں خدا کا شریک ماننا بہت بڑا جرم ہے۔ مگر نبوت میں کسی دوسرے کا شریک ہونا ایک مبارک امر ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خداتعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی۔ کہ ہم تجھے نبی بنانے والے ہیں۔ تو اسی وقت آپ نے عرض کیا۔ ومن ذریتی (سورہ البقرہ آیت ۱۲۵) کہ اے خدا میری اولاد سے بھی نبی بنانا (۲) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنایا گیا۔ تو آپ نے حضرت ہارونؑ کے لئے دعا فرمائی۔ فارسل الی ھارون۔ (سورۃ الشعراء آیت ۱۳) کہ اے میرے رب! میرے بھائی ہارونؑ کو بھی رسول بنا۔ واشرکہ فی امری (سورۃ طٰہٰ آیت ۳۳) اور اسے خدا! اسے میرا شریک بنا" دیکھا؟ کیا صاف شرکت فی النبوت کے لئے درخواست کی ہے۔

(۳) جب ایک بستی میں دو رسول بھیجے گئے۔ تو خداتعالیٰ نے ایک تیسرا رسول بھیجا۔ تاکہ وہ ان دونوں کی مدد کرے۔ فرمایا فعززنا بثالث (سورہ یٰسٓ آیت ۱۴) کہ ہم نے ایک اور رسول بھیج کر پہلے دو رسولوں کی عزت افزائی کی۔ انہیں مدد دی۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک بیٹا ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ چند ماہ کے بعد فوت ہو جاتا ہے۔ آپ نے صرف اور صرف اس بچہ کی وفات پر آنسو بہاتے ہوئے فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو وہ نبی ہوتا۔ مگر موت اس کی نبوت میں حائل ہوگئی۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نبوت زحمت بن چکی تھی۔ یا نبوت کا دروازہ مطلقاً بند ہو چکا تھا۔ یا شرک فی النبوت بُری چیز تھی۔ تو حضورؐ نے یہ فقرہ کیوں فرمایا۔ (باقی آئندہ)

یوم تحریک جدید پر کراچی کے عہدیداران اور مجاہدین تحریک جدید کا شاندار لبیک

قابل توجہ عہدیداران و مجاہدین تحریک جدید جماعت ہائے احمدیہ

کراچی سے مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ جنرل سیکرٹری مال نے جو رپورٹ یوم تحریک جدید کے بارہ میں ارسال فرمائی۔ چونکہ اس پر عملی قدم اٹھایا گیا ہے۔ اور تحریک جدید کی جو غرض اس دن سے تھی اسے باحسن پورا کرنے کی جدوجہد کی گئی ہے۔ اس لئے اس کا ایک خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ تا جماعتیں اس پر اس سال اور آئندہ عمل پیرا ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کراچی کے احباب کی تعداد اتنی ہے۔ کہ کسی ایک جلسہ میں ان سب کو بلا کر یہ جائزہ لینا کہ کس کس نے اپنا تحریک جدید کا وعدہ پورا نہیں کیا اور کب تک وہ پورا کریں گے۔ یا کون کون دوست ابھی تک اس اہم اور ضروری تبلیغی سکیم میں شامل نہیں ہوئے۔ ناممکن ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام حلقے اپنے اپنے ہاں ۲۸ ستمبر کو علیحدہ علیحدہ جلسے منعقد کریں۔ اور ان میں احباب سے معین طور پر دریافت کیا جاوے کہ وہ کب اپنے وعدے ادا کریں گے۔ ان جلسوں میں یہ پروگرام بھی بنائے جائیں۔ کہ ان احباب سے کس طرح پہلے وعدے وصول کئے جائیں۔ اور جو احباب ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں انہیں شامل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ پھر ۲۸ ستمبر سے ۴ اکتوبر ۵۲ء تک چندہ تحریک جدید کی وصولی کا ہفتہ منایا جائے۔ اور ۵ اکتوبر کو تمام احباب کے مشترکہ جلسے میں علاوہ تحریک جدید کے مطالبات دوہرانے کے تمام پریذیڈنٹ صاحبان اپنے اپنے حلقہ کی رپورٹ تیار کر کے اپنے ہمراہ لائیں۔

چنانچہ تمام حلقوں میں ۲۸ ستمبر کو تحریک جدید کے جلسے کئے گئے۔ اور احباب پر زور دیا گیا۔ کہ وہ جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ جو دوست اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اپنے وعدے پورے نہیں کر سکتے تھے۔ ان سے معین طور پر وعدے لئے گئے۔ پھر ہفتہ بھر تمام حلقوں نے محصلین کے ذریعہ اور خود کے ذریعہ وصولی بھی کی۔ اور جو دوست ان جلسوں میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ان سے معین وعدے حاصل کرنے کے لئے پوری پوری جدوجہد کی گئی۔

۵ اکتوبر کو مسجد احمدیہ میں جماعت کا عام اجلاس بلایا گیا۔ جس میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اور حضور کا خطبہ فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۵۱ء پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد المالک صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تحریک جدید کے مطالبات کی وضاحت کی۔ اور محترمی جناب امیر صاحب نے نہایت موثر انداز میں احباب کو عموماً اور عہدیداران کو خصوصاً اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اس جلسہ میں ۲۰۰ کے قریب احباب حاضر تھے۔ لیکن جناب امیر صاحب نے اس حاضری کو کافی نہ سمجھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ آئندہ ۱۲ اکتوبر کو پھر جلسہ کیا جائے جس میں تمام احباب کو لانے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ۱۲ اکتوبر کو پھر تحریک جدید کا جلسہ ہوا۔ اور تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ۱۵ اکتوبر کو بالا مندرجہ بالا پروگرام دہرایا گیا

۵ اکتوبر کو جو رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ ۸۰ فی صدی سے اوپر احباب تحریک جدید میں شامل ہیں۔ جن میں سے چالیس فی صدی کے قریب اپنے وعدے پورے کر چکے۔ اور ایک بڑی تعداد باقساط ادائیگی کر رہی ہے۔ جن احباب نے ابھی اپنے وعدے پورے نہیں کئے ان میں سے قریباً تمام احباب سے معین طور پر وعدے لئے جا چکے ہیں۔ کہ وہ کب اپنا وعدہ ادا کریں گے۔ چنانچہ تمام احباب نے وعدہ کیا۔ کہ وہ اکتوبر اور نومبر میں ضرور وعدے پورے کر دیں گے۔ الا ماشاء اللہ۔

ہفتہ تحریک جدید کے دوران میں مبلغ ۲۶۵۲/- نقد آپ کو ارسال کئے جا چکے۔ ۸۸۰/- کی ایک رقم عنقریب مل جائیگی۔ اس کے علاوہ ۱۱۰۰/- مزید وصول ہو چکے ہیں۔ جو عنقریب آپ کی خدمت میں بھیج دیئے جائیں گے۔ اور ۵۰۰/- کے قریب رقم آپ کو حلقہ جات ملیر چھاؤنی و ڈرگ روڈ سے پہنچ جائے گی۔ گویا اکتوبر کے پہلے دو ہفتوں میں چھ ہزار سے زائد وصولی ہوئی۔ یہ رقم اس سے پہلے پانچ ماہ کی وصولی سے چار گنا اور تمام سال کی اوسط وصولی سے قریباً دوگنی ہے۔ یہ جماعت ہذا کے کل وعدہ کا قریباً ۴۰ فی صدی ہے۔ ابھی اور کوشش جاری ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گی حتی کہ میعاد کے اندر تمام وعدے سو فیصدی وصول ہو جائیں۔

امسال میں تیس احباب نئے شامل ہوئے۔ لیکن یہ تعداد بھی کافی نہیں سمجھی گئی۔ چنانچہ آج سے خاص طور پر مزید احباب کو تحریک جدید میں شامل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی گئی ہے

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احباب نے خاص کوشش اور محنت کی ہے۔ اگر ہو سکے۔ تو ان کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش فرمائیں۔

چودھری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت۔
مرزا محمد شریف صاحب چغتائی سکرٹری مال تحریک جدید
میاں محمد اسرائیل احمد صاحب سکرٹری حلقہ مارٹن روڈ
خواجہ سعید احمد صاحب سکرٹری مال حلقہ عید گاہ۔
چودھری لطیف احمد صاحب طاہر پریذیڈنٹ حلقہ جنوبی۔
حمید ار محمد نصیب صاحب عارف سکرٹری مال ملیر چھاؤنی
میجر شمیم احمد صاحب سیکرٹری مال سولجر بازار۔
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب رانجھا پریذیڈنٹ لارنس روڈ
خان رفیع الزمان خان صاحب سکرٹری مال سعید منزل۔
چودھری انور علی صاحب سکرٹری مال تحریک جدید راہوالی۔
چودھری رکن الدین صاحب سکرٹری مال مارٹن پور۔
شیخ عبد الحق صاحب پریذیڈنٹ جیکب لائن۔

میں نے اس رپورٹ کا نہایت مختصر خلاصہ اور مندرجہ بالا نام کے علاوہ میاں عبد الحق صاحب جنرل سکرٹری مال کراچی کا نام لکھ کر حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کی ہے۔ ہر جماعت، ہر مجاہد اور ہر عہدہ دار کو بڑی خاص توجہ سے تحریک جدید کے امسال کے وعدے ۳۰ نومبر ۵۲ء تک سو فی صدی پورا کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ ایک بہت بڑی جماعت کراچی جو ایک طرح سے ایک صوبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کے وعدے سال رواں میں ۸/۵۸۷۴۴ کے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے۔ کہ ۳۰ نومبر تک سو فی صدی پورے ہو جائیں گے۔ جیسا کہ ان کی اطلاعوں سے اور جدوجہد سے پایا جا رہا ہے۔ اسی طرح ہر بڑی اور ہر چھوٹی جماعت کو جدوجہد کر کے اپنے وعدے سو فی صدی پورے کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

ریشم پروین صاحبہ اہلیہ چودھری احمد حسن الیکٹریشن بھکر ضلع میانوالی ایک مدت بیمار رہ کر مورخہ ۲۵/۱۰/۵۲ کو اس دنیا فانی سے بقا کی دنیا میں چلی گئیں۔ مرحومہ اپنے خاندان میں سے احمدیت سے واحد روشناس ہوئیں۔ احباب ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے ایک ننھی سی بچی بطور یادگار چھوڑ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حامی و ناصر ہو۔ خاکسار ریاض احمد چودھری۔

اعلان دار القضاء

مطالبہ حسن دین صاحب حال ربوہ بابت اجرت لکڑی ۴۴/۸/- روپیہ از محمد عالم خان صاحب جلوانی مستری حسن دین صاحب سائیکل ڈیلر مکان نمبر ۱۶۵ گلی نمبر ۲۱ گنج مغلپورہ لاہور فریقین کو بتاریخ ۲۹/۱۱ بعد نماز ظہر طلب برائے پیروی مقدمہ کیا گیا ہے۔ چونکہ محمد عالم صاحب فریق مدعی علیہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اور مستری حسن دین صاحب نے اطلاع وصول کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تاریخ مذکورہ پر پیروی مقدمہ کیلئے تشریف لائیں۔

(ناظم قضاء)

ضرورت پڑنے پر ملک کی بڑی سے بڑی عدالت بھی توڑ دی جائیگی

جنوبی افریقہ کی اپیل کورٹ کے سامنے جنوبی افریقہ کی حکومت کی اپیل

بلوم فاونٹین (جنوبی افریقہ) ۲۸ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کی اپیل کورٹ نے ملک کی تاریخ کے نازک ترین مقدمے کی سماعت شروع کی۔ سپریم کورٹ نے پارلیمنٹ کی کورٹ کو ناجائز قرار دینے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے اس کے خلاف اپیل کورٹ میں اپیل کی ہے۔

سرکاری وکیل نے یہ دلیل پیش کی کہ پارلیمنٹ اگر چاہے۔ تو اپیل کورٹ بھی توڑ سکتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ملک کی تمام عدالتیں بند کر سکتی ہے۔

اپیل کورٹ کے ایک جج نے اعتراض کیا کہ اگر حکومت جنوبی افریقہ نے اس قسم کا کوئی اقدام کیا تو ملک عدل و انصاف سے محروم ہو جائے گا۔ سرکاری وکیل نے وزیراعظم ڈاکٹر ڈینیئل ملان کی نمائندگی کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت ملک کی بہتری اور نظم و نسق کو درست رکھنے کے لئے عدالتیں ختم کر دینے سے بھی دریغ نہیں کریگی۔

جنوبی افریقہ کے بنیادی آئین کے مسئلہ پر یہ قانونی لڑائی عام انتخابات سے پہلے جو اگلے سال مئی میں کرائے جا رہے ہیں۔ آخری قانونی لڑائی ہو گی اگر پارلیمنٹ کی ہائی کورٹ کا قیام جائز قرار دیدیا گیا تو اس سے ڈاکٹر ملان کی حکومت کو قانونی عدالتوں کا ہر وہ فیصلہ ٹھکرا دینے کا موقع مل جائے گا۔ جو اس کے حق میں نہیں ہو گا۔

"اسرائیل" کے معاوضے کا معاملہ

قاہرہ ۔ ۲۸ر اکتوبر "المصری" نے لکھا ہے کہ مغربی جرمنی نے "اسرائیل" کو معاوضہ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس سے جرمنی اور عربوں کے تعلقات نازک مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور بہت اغلب ہے کہ مغربی جرمنی عربوں کی دوستی سے محروم ہو جائے [illegible] اخبار کا کہنا ہے۔ کہ یہ معاملہ نامنصفانہ ہے۔ جس کے تحت جرمنی "اسرائیل" کو خام مال اور مشینیں مہیا کرے گا۔ اور یہ سامان عربوں کے خلاف جارحانہ عزائم کے تحت استعمال کیا جائے گا

اقتصادی کونسل کی رکنیت

اقوام متحدہ ۲۸ر اکتوبر۔ یوگوسلاویہ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کا ممبر منتخب کر لیا گیا ہے۔ یوگوسلاویہ نے اپنے مقابل امیدوار چیکوسلوکیہ سے ۲۲ ووٹ زیادہ حاصل ہے۔

سکولوں میں نشریات کا سلسلہ

کراچی ۲۸ر اکتوبر:۔ پاکستان کی وزارت تعلیم نے اگلے سال کے شروع سے تمام سکنڈری سکولوں میں یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کے ساتھ ساتھ شہریت، صحت صفائی تاریخ جغرافیے کے مضامین پر سکول نشریات کا سلسلہ رائج کرنے کی تجویز تیار کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سرکاری کانفرنس میں اس تجویز پر غور کرنے کے لئے کل ریڈیو ہیڈکوارٹرز میں منعقد ہوئی تھی۔

پاکستانی سفیر کے اعزاز میں دعوت

تہران ۔ ۲۸ر اکتوبر ۔ ایران کلب نے پاکستانی سفیر جناب غضنفر علی خان کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی ۔ کلب کے صدر نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جناب غضنفر علی خاں ہماری مجلسی زندگی کا ایک لازمی جزو بن گئے تھے۔ ان کے ایرانی دوست ان کی پرکشش شخصیت کو ہمیشہ یاد رکھیں گے کلب کی طرف سے پاکستانی سفیر کو بطور یادگار چاندی کا ایک ڈبہ پیش کیا گیا۔

جلسوں میں رخنہ اندازی کی مذمت

حسین شہید سہروردی کا بیان

لاہور ۲۸ر اکتوبر ۔ پاکستان جناح عوامی مسلم لیگ کے کنوینر جناب حسین شہید سہروردی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سیاسی جماعتوں کے زیر اہتمام منعقد کئے جانے والے عام جلسوں میں گڑبڑ ڈالنے سے پرہیز کریں۔

جناب سہروردی نے اپنے بیان میں کہا ہے "ایک اطلاع کے مطابق کراچی میں مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک عام اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں کچھ لوگوں نے مقررین کو تقریریں نہیں کرنے دیں۔ میں اس بیان کے ذریعہ اپنی اس رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے اقدامات انتہائی نامناسب ہیں۔

ہر جماعت کو یہ موقعہ حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے نظریات کو عوام تک پہونچائے۔ اور اپنی رائے کا اظہار کسی روک ٹوک کے بغیر کرے جو لوگ تقریریں نہیں سننا چاہتے۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اس قسم کے جلسوں میں شریک نہ ہوں۔

صدر ترکی کو مبارکباد کا پیغام

کراچی ۲۸ اکتوبر :۔ گورنر جنرل جناب غلام محمد نے ترکی کے قومی دن پر جمہوریہ ترکیہ کے صدر کو مبارکباد کا ایک پیغام ارسال کیا ہے۔

اقوام متحدہ کو آزادی اطلاعات کا منشور تیار کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہیئے

اقوام متحدہ میں بیگم لیاقت علی خان کی پہلی تقریر

اقوام متحدہ ۲۹ر اکتوبر بیگم لیاقت علی خاں نے اقوام متحدہ میں اپنی پہلی تقریر کرتے ہوئے زور دیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کو آزادی اطلاعات کا منشور تیار کرنے کے لئے اپنی کوشش جاری رکھنی چاہئیں۔ بیگم لیاقت جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی ایک رکن کی حیثیت سے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے چھوٹے ممالک کو اس رجحان سے سخت تشویش ہے کہ حفاظتی کونسل کے اتفاق رائے کے اصول کو اقوام متحدہ کے بعض دوسرے اداروں میں منتقل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسرے اداروں میں بھی حفاظتی کونسل کی طرح ویٹو (حق استرداد) کا استعمال شروع ہو جائے گا۔

سوویٹ روس کے مندوب اے۔اے سوبولوف نے کل رات اقوام متحدہ میں ایک قرارداد پیش کی ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ اخبارات کے ذریعہ جنگ نسلی امتیازات۔ دروغ گوئی اور اتہام طرازی کو ممنوع قرار دیا جائے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس امتناع کا اطلاق نشر و اشاعت کے تمام ذرائع یعنی اخبارات۔ ریڈیو اور سینما پر ہونا چاہیئے۔

مسٹر سوبولوف نے کہا کہ ایک طرف اقوام متحدہ گذشتہ چھ سال سے آزادی اطلاعات کے مسئلہ پر بحث کر رہی ہے۔ دوسری طرف مغربی ممالک میں جنوں کی ترسیل پر اجارہ داری رکھنے والے ذرائع ایک نئی جنگ کے لئے اشتعال انگیزی کر رہے ہیں اور مغربی ممالک کے اخبارات روس اور عوامی چین کے خلاف تیز و تند حملوں سے بھرے نظر آتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل آزادی اطلاعات کے موضوع کے بارے میں جو طرز عمل اختیار کئے ہوئے ہے۔ بیگم لیاقت علی خان نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ آپ نے کہا کہ میرا وفد اس تجویز کی سخت مخالفت کرے گا کہ اب یہ موضوع اقوام متحدہ کے کسی اور ادارے کو سونپ دیا جائے آپ نے کہا کہ جنرل اسمبلی کے وقار کا تقاضا ہے کہ وہ خود اس مسئلے کا کوئی حل دریافت کرے

اردن کے گاؤں پر یہودیوں کا حملہ

عمان ۲۹ر اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل ایک یہودی فوجی دستے نے عمان پر ضلع جنین میں ایک سرحدی گاؤں [illegible] پر حملہ کر دیا۔ اور اردن کی نیشنل گارڈ اور ان کے درمیان چار گھنٹوں تک مقابلہ ہوتا رہا۔ باور کیا جاتا ہے کہ یہودیوں کے فوجیوں کا کچھ جانی نقصان بھی ہوا۔ اردن کے حکام نے مشترکہ صلح کمیٹی سے اس حملے کی شکایت کر دی ہے (ایسوشی ایٹڈ پریس)

اردن کے کاشتکاروں کے لئے مفت بیج

عمان ۲۹ اکتوبر۔ اردن کی وزارت زراعت کی طرف سے ملک میں کپاس کی کاشت کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور وزارت کے اپنے ریسرچ (۴۰) اسٹیشن میں پیدا کئے ہوئے بنولے بیجوں کیلئے مفت تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ برس کپاس کی فصل کو کیڑوں نے تباہ کر دیا تھا۔ (ایسوشی ایٹڈ پریس)

بمبئی کی بین الاقوامی تعلیمی کانفرنس میں

پاکستان بھی شرکت کریگا

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ جنوبی ایشیا اور بحرالکاہل کے علاقے میں مفت اور جبری تعلیم کے بارے میں بمبئی میں جو کانفرنس ہونے والی ہے اس میں خیال ہے کہ تیرہ ملک اپنے نمائندے بھیجیں گے ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔

پاکستان کے علاوہ دوسرے ملک یہ ہیں۔ آسٹریلیا، برما۔ لنکا۔ ہندوستان۔ انڈونیشیا۔ نیوزی لینڈ اور فلپائن۔ نیپال کا نمائندہ اور ان ملکوں کے نمائندے جو اس علاقے میں غیر خود مختار علاقوں کو ترقی دینے کے کام پر مامور ہیں۔ (فرانس۔ ہالینڈ۔ امریکہ اور برطانیہ بھی) شامل ہوں گے۔

لیبیا کی پارلیمنٹ کا افتتاح

بنغازی ۲۹ر اکتوبر سلطان ادریس السنوسی ۱۰ نومبر کو لیبیا کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا افتتاح کریں گے۔ اگرچہ حصول آزادی کے بعد آپ پہلی مرتبہ دارالحکومت میں پہلی مرتبہ آ رہے ہیں۔ مگر انہوں نے احکام جاری کئے ہیں کہ ان کی آمد پر کوئی شاندار تقریب نہ منائی جائے۔ سلطان اپنے محل "الخلد" میں قیام پذیر ہوں گے۔ (رائٹر)